احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 8 مارچ 2010ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 8 مارچ 2010ء 21 ربیع الاول 1431 ہجری 8 امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 52

خود بدلہ لے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے وقت جو دعائیں کرتے تھے ان میں یہ دعا بھی تھی۔

اے اللہ جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے خود ہمارا بدلہ لے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے خلاف ہماری مدد کر اور ہمیں اپنے دین کے بارہ میں مصیبت میں نہ ڈالنا۔

﴿جامع ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح حدیث نمبر:3424﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۴۰۔نشان۔ سردار خان برادر حکیم شاہنواز خان جو ساکن راولپنڈی ہیں۔ میری طرف لکھتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں اُن کے بھائی شاہنواز خان کی مع ایک فریق مخالف کے عدالت میں ضمانت لی گئی تھی جس میں حضرت صاحب سے یعنی مجھ سے بعد اپیل دعا کروائی گئی تھی اور ہر دو فریق نے اپیل کیا تھا۔ چنانچہ دعا کی برکت سے شاہنواز کا اپیل منظور ہو گیا اور فریق ثانی کی اپیل خارج ہوگئی۔ قانون دان لوگ کہتے تھے کہ اپیل کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ بالمقابل ضمانتیں ہیں یہ دعا کا اثر تھا کہ دشمن کی ضمانت قائم رہی اور شاہنواز ضمانت سے بَری کیا گیا۔

۱۴۱۔نشان۔ میاں نور احمد مدرس مدرسہ امدادی بستی وریام کملانہ ڈاک خانہ ڈب کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے متواتر خطوط میرے نام اس بارہ میں پہنچے تھے کہ اُن کے عزیز دوست مسمّی قاسم و رستم و لعل وغیرہ پر ایک جھوٹا مقدمہ مسمّی پٹھانہ کملانہ نے کیا ہوا ہے اور مقدمہ خطرناک ہو گیا ہے دعا کی جائے پس جبکہ کثرت سے ہر ایک خط میں عاجزانہ طور پر دعا کے لئے اُن کا اصرار ہوا تب میرے دل کو اس طرف توجہ ہوگئی کیونکہ میں نے واقعی طور پر ان کی حالت کو قابل رحم پایا اِس لئے بہت دُعا کی گئی آخر دُعا منظور ہوئی چنانچہ ۱۲؍ ستمبر ۱۹۰۶ء کو اُسی میاں نور احمد کا خط مجھ کو بذریعہ ڈاک جو فتح یابی مقدمہ کی نسبت تھا پہنچا جو ذیل میں لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے:-

(۔) حضرت مرشدنا و مولانا جناب مسیح موعود (۔) بعد ادائے آداب غلامانہ عرض ہے کہ جو مقدمہ جھوٹا پٹھانہ کملانہ نے ہمارے غریب دوست مسمّی قاسم و رستم و لعل وغیرہ پر دائر کیا ہوا تھا وہ مقدمہ خدا کے فضل سے آپ کی دعاؤں کی برکت سے ۳۱؍ اگست ۱۹۰۶ء کو فتح ہو گیا ہے آپ کو مبارک ہو۔ سبحان اللہ خدائے پاک نے اپنے پیارے امام کی دُعاؤں کو قبول فرمایا اور سرافراز کیا اور ہمارے ایمان میں ایزادی ہوئی۔ ہم اس احکم الحاکمین کے فضلوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

راقم بندہ نور احمد مدرس مدرسہ امدادی بستی وریام کملانہ
ڈاکخانہ ڈب کلاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

﴿حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 337﴾

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی شاء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2010ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 31 جولائی 2010ء ہے۔ داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر
2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
4۔ درخواست پر صدر صاحب/امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت

الف۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2010ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔
ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔
د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ 5 اگست 2010ء کو نظارت تعلیم ربوہ اور مدرسۃ الحفظ طالبات میں لگائی جائے گی۔

انٹرویو/ٹیسٹ 8، 9 اگست کو صبح ساڑھے سات بجے ادارہ میں ہوگا۔

کامیاب امیدواران کی لسٹ 11 اگست 2010ء کو ادارہ میں لگائی جائے گی۔

﴿پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ﴾

مشعل راہ

حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں عہدیداران کی تربیت کے حوالے میں حضرت مصلح موعود کا حوالہ پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

پھر آپ نے عہدیداران کو فرمایا کہ:

''امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے۔ قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہد والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد11صفحہ 283-284)

تو یہ درس کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بھی تربیت کا حصہ ہے اپنی بھی اور جماعت کی بھی۔

پھر آخر میں خلاصۃً دوبارہ بیان کر دیتا ہوں کہ جو باتیں میں نے کہی ہیں عہدیداران کے لئے اور یہ خلفائے سلسلہ کہتے چلے آئے ہیں پہلے بھی لیکن ایک عرصہ گزرنے کے بعد بعض باتیں یاد نہیں رہتیں۔ جو نئے آنے والے عہدیداران ہوتے ہیں جو نہیں سمجھ رہے ہوتے صحیح طرح اس لئے بار بار یاددہانی کروانی پڑتی ہے۔ تو خلاصۃً یہ باتیں ہیں:

(1)..........عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر یا عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔ اگر یہ کریں گے تو آپ کے نیچے جو لوگ ہیں، افراد جماعت ہوں یا کارکنان، آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔

(2)..........یہ ذہن میں رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔ اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔

(3)..........امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے، شریف النفس ہوں، جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔

(4)..........کبھی کسی فرد جماعت سے کسی معاملہ میں امتیازی سلوک نہ کریں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ بعض لوگ بڑے ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ امراء کے، عہدیداران کے، یا نظام جماعت کے ناک میں دم کیا ہوتا ہے ایسے لوگوں نے لیکن پھر بھی ان کی بدتمیزیوں کو جس حد تک برداشت کر سکتے ہیں کریں اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر کسی قسم کا شکوہ نہ کریں، بدلہ لینے کا خیال بھی کبھی دل میں نہ آئے۔ ان کے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

(5)..........پھر یہ کہ **نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رہنا چاہئے اور اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ پھر کبھی اپنے گرد 'جی حضوری' کرنے والے یا خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ جن عہدیداروں پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہو جاتا ہے پھر ایسے عہدیداران سے انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی۔** ایسے عہدیدار پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی برے مشیر میرے اردگرد اکٹھے نہ کرے۔

(6)..........پھر یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ جہاں نظام جماعت کے تقدس پر حرف نہ آتا ہو، عفو اور احسان کا سلوک کریں۔ ان کے لئے مغفرت مانگیں جو ان کی اصلاح کا موجب بنے۔ یہ تو عہدیداران کے لئے ہے لیکن آخر میں میں پھر احباب جماعت کے لئے ایک فقرہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ پر بھی، جو عہدیدار نہیں ہیں، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿روزنامہ الفضل 22مارچ2004ء﴾

اللہ کی فرمانبردار کون ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ بیلجیئم پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 11 ستمبر 2004ء کو فرمایا:۔

احمدی عورت کو وہ مقام حاصل کرنا چاہئے جس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔ وہ معیار حاصل کریں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے (۔) (النسآء:35)۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ کی مدد سے پوشیدہ امور کی حفاظت کرتی ہیں۔ تو اللہ نے حکم دیا ہے کہ اللہ کی فرمانبردار تب کہلاؤ گی جب خاوندوں کی بھی فرمانبردار ہوگی۔ ایک تو یہ فرض ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو خاوندوں کی فرمانبرداری کر کے جنت نظیر بناؤ۔ دوسرے خاوندوں کی غیر حاضری میں ان کے گھر کی حفاظت کرو، ان کے مال کی حفاظت کرو، ان کی اولاد کی حفاظت کرو۔

(روزنامہ الفضل 11 جون 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جلسہ یوم مصلح موعود و تقریب تقسیم انعامات

سہ ماہی اول 2009-10ء

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 18 فروری 2010ء کو بعد از نماز مغرب و عشاء 7 بجے شام ایوان محمود ہال میں پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے حوالے سے حسب روایت جلسہ یوم مصلح موعود اور تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی اول 2009ء-2010ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پروگرام کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔ تقریب میں بعض دیگر جماعتی ادارہ جات کے نمائندگان بطور مہمان شریک ہوئے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترم مہمان خصوصی نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود میں مذکور علامات میں سے بعض علامات پر مفصل اور جامع خطاب کیا اور حضرت مصلح موعود کے اپنے ساتھ بعض یادگار اور تاریخی واقعات بھی سنائے۔

بعدہٗ مکرم قیصر محمود صاحب نائب مہتمم مقامی نے مختصر کارگزاری رپورٹ سہ ماہی اول پیش کی جس میں انہوں نے نمایاں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس مقامی ربوہ کے 56 فیصد سے زائد خدام نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہیں، دوران سہ ماہی 80 فیصد سے زائد حلقہ جات میں یوم تربیت منایا گیا، نماز فجر میں حاضری کی کمی کے پیش نظر صل علیٰ کے نظام کو فعال بنایا گیا۔ تعلیم القرآن کلاسز 31 حلقہ جات میں جاری ہیں جن میں 2123 سے زائد خدام شامل ہو رہے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد کے تحت ہونے والا پرچہ حقیقۃ الوحی تمام حلقہ جات سے 5 ہزار کی تعداد میں حل کروایا گیا۔ دوران سہ ماہی 2 سیمینارز بابت بے روزگاری کا انعقاد کیا گیا۔ شعبہ صحت جسمانی کے تحت آل ربوہ انفرادی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ حلقہ جات میں 3 ہزار 398 خدام مختلف کھیلوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ ربوہ بھر میں کل 1010 وقار عمل ہوئے۔ 737 سے زائد پودے شجر کاری مہم کے تحت لگائے گئے۔ شعبہ عمومی کے تحت ربوہ میں روزانہ رات کو باقاعدہ پہرہ قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دوران سہ ماہی آل ربوہ فری کوچنگ کلاس جاری کی گئی جس میں نہم و دہم کلاسز کے 65 سے زائد طلباء نے استفادہ کیا۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت اس سہ ماہی میں 6 ہزار 620 سے زائد خدام کی بلڈ گروپنگ ہو چکی ہے۔ 721 بوتل عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق ملی۔ 135 میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا جس میں 11 ہزار 674 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کے تحت چلنے والی فری ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں میں 4 ہزار 525 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ عیادت مریضاں کیلئے 64 ہزار 152 روپے مالیت کے تحائف دیئے گئے۔ مستحقین کو نئے کپڑوں کی صورت میں 75 ہزار 601 روپے اور راشن کی صورت میں 1 لاکھ 11 ہزار 625 روپے جبکہ نقد امداد 1 لاکھ 48 ہزار 820 روپے خرچ کئے گئے۔ اسی طرح مستحق طلباء میں 10 ہزار 701 روپے سے زائد کی کتب دی گئیں۔ سردیوں میں گرم کپڑے اور سویٹر تقسیم کئے گئے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر 500 گھی کے پیکٹ اور 800 کلو پیاز گھروں میں تقسیم کیا گیا۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دوران سہ ماہی نمایاں کارکردگی پر حلقہ جات اور خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ سہ ماہی اول میں حلقہ جات میں اول رحمٰن کالونی، دوم دارالبرکات اور سوم دارالعلوم غربی ثناء رہے۔

دعا سے قبل مکرم اسد اللہ غالب صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے محترم مہمان خصوصی، دیگر مہمانان اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر تمام مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

﴿ایم۔اے۔رشید﴾

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری

ایک روحانی عالم باعمل انسان کے اقوال واعمال کی ایک جھلک

سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے چند درخشندہ پہلو

آپ ایک متبحر اور جیّد عالم ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کے منتظم بھی تھے

جنوری 2009ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک کلاس ایم ٹی اے پر نشر ہوئی۔ اس کلاس میں ایک طالب علم نے سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے تعلق سے اپنی تقریر میں مختصراً چند ایک واقعات سنائے۔ اس میں ایک واقعہ مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری کا بھی بیان کردہ تھا۔ حضور انور نے اس مضمون پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے تعلق سے اور بھی واقعات ہیں اُن کو بھی مضمون میں شامل کیا جاسکتا تھا۔ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش قادیان کا تحریر کردہ سیرت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب پر مکمل مضمون قارئین الفضل کے افادہ کیلئے شائع کیا جارہاہے۔ یہ مضمون پہلی بار الفرقان ربوہ۔ ستمبر، اکتوبر 1961ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا۔

17 مارچ 1944ء کی شام کسی صورت میں بھلائی نہیں جاسکتی جبکہ آسمانِ احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہوگیا اور ہم لوگ ایک نہایت ہی بلند پایہ شخصیت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب قادیان کی چند رُوح رواں ہستیوں میں سے ایک محبوب ہستی تھے۔ غریبوں کے غمگسار۔ محتاجوں، یتیموں، بے کسوں کی پناہ اور اُن کے لئے بہترین سہارا۔ متقی، پرہیزگار، مشفق، مربی مہمان نواز، کامیاب مناظر، فصیح البیان مقرر، قوم کے سچّے خیرخواہ، اعلیٰ درجہ کے منتظم، متواضع، سادہ اور غریب مزاج، با اخلاق، پُر وقار و پُر رعب رفتار و گفتار کے مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچّے عاشق، حدیث شریف کے متبحّر عالم اور پھر عالم باعمل انسان!! غرضیکہ حضرت میر صاحب مرحوم احمدیت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

اگرچہ اِس عاجز کو زمانۂ طالب علمی ہی میں مختلف مواقع پر آپ کے احسانات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع ملا مگر 1937ء میں جب آپ مدرسہ احمدیہ میں بطور ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور اِس عاجز کو 1939ء میں مولوی فاضل پاس کر لینے کے بعد اگلے ہی سال آپ ہی کے زیرِ سایہ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم دینے کی خدمت بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی تو آپ کو زیادہ قریب سے مطالعہ کرنے اور براہِ راست آپ کے احسانات کے زیرنگیں ہونے کا موقع ملا۔ مجھے 8 نومبر 1940ء کا جمعہ کا مبارک دن بخوبی یاد ہے جبکہ گیارہ بجے کے قریب یہ عاجز بیت مبارک کے نیچے سے گزر کر احمدیہ چوک کی طرف جارہا تھا حضرت میر صاحب نے جو بیت مبارک کے سامنے بازار ہی میں جنوب مشرق کی طرف کھڑے تھے اِس عاجز کو دیکھ کر یاد فرمایا۔ میں نے سنا نہیں اور آگے نکل گیا۔ ایک آدمی کو پیچھے بلانے کے لئے بھیجا۔ جلد لوٹا، معذرت کی اور مجسم سوال بن کر کھڑا ہوگیا۔ فرمایا۔۔۔ ’’آجکل کیا کام کرتے ہیں؟‘‘ عرض کیا ’’فارغ ہوں‘‘۔ فرمایا ’’اگر کوئی کام بتایا جائے تو کریں گے؟‘‘ عرض کیا: ’’حکم کی بجا آوری میرے لئے عین سعادت ہوگی‘‘ فرمایا ’’اچھا پھر کل سکول آجائیں!!‘‘۔ جرأت کر کے عرض کیا ’’حضرت کام کس قسم کا ہوگا؟‘‘ فرمایا ’’یہی پڑھانے کا۔‘‘

چنانچہ اگلے روز مورخہ 9 نومبر 1940ء مدرسہ احمدیہ پہنچ گیا۔ ازراہِ نوازش سکول میں پڑھانے کا ٹائم ٹیبل دیا اور اللہ کا نام لے کر اِس عاجز نے یہ کام شروع کر دیا!! بس یہ تھا میرا مدرسہ احمدیہ میں پہلا تقرر جس کے لئے درخواست تک دینے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ میرے محسن نے خود ہی یاد فرمایا اور یہ خدمت سپرد کی!!...... اس کے بعد آپ کی شفقتوں کا سِلسلہ جاری رہا۔ وقتاً فوقتاً ایسا فرماتے کہ جس کلاس میں یہ عاجز پڑھا رہا ہوتا اُس کلاس میں تشریف لے آتے۔ خود کُرسی پر بیٹھ جاتے اور یہ عاجز پڑھاتا رہتا۔ اسی طرح عملی طور پر تربیت اور اِس عاجز کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

مدرسہ احمدیہ میں تقرری کے بعد دوسرے تعلیمی سال کے آغاز ہی میں سب کلاسوں کو عربی صرف ونحو کا مضمون پڑھانے کے لئے اِس عاجز کو حکم دیا۔ یہ ایّام دوسری جنگِ عظیم کے تھے۔ صرف ونحو کی جو مصری کتابیں مدرسہ احمدیہ میں بطور نصاب مقرر تھیں اُن دنوں ہندوستان میں نایاب تھیں۔ حکم دیا کہ ان کا اُردو ترجمہ کریں ہم شائع کردیں گے چنانچہ اِس عاجز نے پہلے **دروس النحویہ** حصّہ دوم کا ترجمہ کیا جسے آپ کے حکم اور خرچ سے **القواعد الکلیہ** کے نام سے شائع کیا گیا۔ اور **دروس النحویہ** حصّہ چہارم کا ترجمہ کر کے **الفرائدا لغالیۃ** حصّہ اوّل اور دوم کے نام سے 75-75 صفحہ کے دو رسالے شائع کئے گئے۔ اِن ہر دو کتب کے تراجم کے سلسلہ میں مشکل مقامات کی تشریح وتوضیح کے لئے جب بھی حاضر ہوا بڑی ہی محبت اور عمدہ پیرایہ میں نحوی مسائل کی وضاحت فرمائی۔ اس طرح مدرسہ کے طلباء کے لئے کتاب کی نایابی کی دقت بھی رفع ہوگئی اور اِس عاجز کو بھی ایک علمی خدمت بجالانے کا موقع بہم پہنچادیا۔!!

آپ ایک جید عالم ہونے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے منتظم بھی تھے۔ آپ کو ڈسپلن کا بڑا خیال رہتا تھا۔ اِس جہت سے سکول میں طلبہ کی خاص نگرانی فرماتے۔ لڑکوں کی تعلیم، مطالعہ اور ورزش کے اوقات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرماتے۔ یہ عاجز بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں مقیم چھوٹی عمر کے لڑکوں کا ٹیوٹر تھا جن کا نسبتاً زیادہ خیال رکھتے۔ بسا اوقات اِس عاجز کو اپنے پاس بُلا کر بچوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں خاص ہدایات سے نوازتے اور بہتر طور پر تربیت کے متعدد طریقوں کی راہنمائی فرماتے۔ اِس بات کی ہمیشہ تاکید فرماتے کہ بچّے کسی وقت بھی فارغ نہ رہیں اور بورڈنگ میں ہر وقت ٹیوٹر کی براہِ راست نگرانی میں سب کام کریں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے رمضان شریف کے دن تھے۔ لڑکے شام کے کھانے سے فارغ ہوچکے تھے۔ ابھی عشاء کی نداء نہیں ہوئی تھی۔ تھوڑا فراغت کا وقت پا کر لڑکے کھیلنے کُودنے لگے اور کچھ شور بھی ہوا۔ فوراً اِس عاجز کو مہمان خانہ میں طلب فرمایا۔ میرے حاضر ہونے پر حکم دیا کہ کھانا کھا لینے کے بعد عشاء کی نماز تک جو فارغ وقت ہوتا ہے اس میں سب بچوں کو ایک کمرہ میں جمع کر کے اخبار الفضل کے آخر میں جو ’’ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں‘‘ روزانہ شائع ہوتی ہیں وہ بچوں سے پڑھائی جایا کریں۔ چنانچہ اس ہدایت پر دیر تک عمل ہوتا رہا۔

مدرسہ احمدیہ کے طلبہ کی عام تعلیمی ترقی کے ساتھ آپ کو اس بات کا بڑا خیال رہتا تھا کہ اس درسگاہ کے تمام طالب علم عمدگی سے تقریر کرنا بھی سیکھ جائیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو قوم سٹیج پر قابض ہوجاتی ہے دُنیا میں غلبہ پاتی ہے۔ اُن دنوں ہٹلر اور چرچل کا شہرہ تھا اُن کی مثال دیکر فرماتے دیکھو ہٹلر کی ایک تقریر ساری جرمن قوم میں زندگی کی روح پھونک دیتی ہے اور چرچل کی ہر تقریر پر دُنیا کان دھرتی ہے۔ پھر سورۃ الرحمٰن کا حوالہ دے کر فرماتے تمام حیوانوں میں سے انسان ہی ایسا حیوان ہے جو خود سیکھ کر دوسروں کو سکھا سکتا ہے۔ یہی قوتِ بیان اسے دیگر حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ فرماتے ایک بندر کو خواہ برسوں کرتب سکھائے جائیں پھر اُسے جنگل میں چھوڑ دیا جائے تو کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ وہ جنگل میں جائے اور سیکھے ہوئے کرتب دوسرے بندروں کو سکھانے لگے۔ فرمایا کرتے انسان کا بچہ ایسا نہیں وہ ہر بات سیکھ کر سکھانے کی صلاحیت رکھتا ہے اسلئے کوشش کرنی چاہئے کہ اِس قوّتِ بیانیہ کو خوب ترقی دی جائے اور تقریر میں ایسا ملکہ پیدا کیا جائے کہ مافی الضمیر کو پختہ دلائل کے ساتھ نہایت عمدگی سے بیان کیا جاسکے۔ پھر عملی رنگ میں آپ اس کے لئے ہر ممکن موقع پر ہونہار افراد کی حوصلہ افزائی بھی فرمایا کرتے تھے۔

حضرت میر صاحب مرحوم ومغفور چونکہ خود بھی عالم باعمل بزرگ اور (دین) کی زندہ عملی تصویر تھے اس لئے آپ کو اِس بات کا بڑا خیال رہتا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کے تمام طلبہ حقیقی معنوں میں عالم باعمل اور خداتعالیٰ کی مخلوق کے سچّے خدمت گزار بنیں۔ اِس سلسلہ میں آپ نے صحنِ مدرسہ احمدیہ کی جنوبی اونچی دیوار پر نہایت جلی حروف میں اساتذہ وطلبہ مدرسہ احمدیہ کی زبان سے حسبِ ذیل عبارت لکھوادی تھی:۔

’’اے ہمارے قادر مطلق سچے بادشاہ تو ہمیں عالم باعمل بنا۔ ہمیں دُنیا کے سب فِکروں سے فارغ البال کر کے اپنے بندوں کی خدمت کیلئے وقف فرما......!! ہم ہیں تیرے عاجز بندے اساتذہ وطلبہ مدرسہ احمدیہ‘‘

گویا یہ تھا وہ نصب العین اور ماٹو جسے عملی رنگ میں سکول کے ہر طالب علم کے دل و دماغ میں راسخ کرنا چاہتے تھے!!

آپ کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی کہ ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے وہ صحیح معنوں میں پکّا اور سچّا احمدی بنے۔ اپنے مواعظِ حسنہ میں احبابِ جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے ’’احمدی کے معنے ہیں چھوٹا احمد اس لئے ہر احمدی کو چھوٹا احمد بن کر اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔‘‘ اپنے متعلق فرماتے۔ ’’میری حالت تو یہ ہے کہ بسا اوقات میں بازار میں جارہا ہوتا ہوں اور اپنے نفس سے سوال کرتا ہوں کہ کیا میں احمدی ہوں؟ کیا میں احمد ثانی ہوں؟ کیا میرے چلنے پھرنے اور بول چال سے احمد صادق کی تصویر نظر آتی ہے؟‘‘

فرماتے ’’اگر ہر احمدی اسی نہج پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے تو ہر چیز جہاں اس کے نفس کی اصلاح اور درستی کا بہترین ذریعہ ہے وہاں جماعتی لحاظ سے بھی بڑی ہی مفید اور سُودمند ہے۔‘‘

تقسیمِ مُلک سے قبل احباب قادیان کا یہ تعامل تھا کہ صبح کی نماز کے بعد اپنے اپنے گھروں میں بلند آواز سے قرآن کریم کی باقاعدہ باالتزام تلاوت کرتے۔ صبح کے سہانے وقت میں ہر گھر سے کلامِ الٰہی کی تلاوت کی سریلی آوازیں بڑی پُر لطف اور رُوح پرور معلوم ہوتیں۔ نہ صرف گھروں میں بلکہ احمدیہ بازار کے دُکاندار اپنی دُکانوں پر ہی بیٹھ کر کلامِ پاک کی تلاوت میں مشغول ہوجاتے۔ حضرت میر صاحب کو یہ امر بڑا ہی مرغوب تھا۔ چنانچہ مکرمی مرزا عبداللطیف صاحب درویش ابن مرزا مہتاب بیگ صاحب جو تقسیم ملک سے قبل اپنے والد صاحب کی دُکان موسومہ احمدیہ درزی خانہ میں کام کرتے تھے اور رات کے وقت بھی بسا اوقات اسی دُکان پر سو جایا کرتے اور فجر کی نماز ادا کر کے بالعموم دکان پر ہی آکر تلاوتِ قرآن کریم کیا کرتے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ حضرت میر صاحب مرحوم سارے بازار میں چل رہے ہوتے اور جو دُکاندار تلاوتِ قرآن کریم نہ کر رہا ہوتا اُسے بڑی محبت سے فرماتے اُٹھو تلاوت کرو!! تلاوت کرو!! چنانچہ دوست اس کی فوری تعمیل میں لگ جاتے!!

حضرت میر صاحب کی زندگی بالکل سادہ اور ہر قسم کے تکلّفات سے بالکل پاک تھی۔ مکرمی مرزا عبداللطیف صاحب درویش بیان کرتے ہیں کہ متعدد بار ایسا ہوا کہ صبح کے وقت میں اپنی دکان میں بیٹھا ہوتا حضرت میر صاحب تشریف لاتے اور ایک دو جگہ سے پھٹی ہوئی اپنی قمیص یا شلوار مجھے دیتے اور

فرماتے ۔لطیف! اِس کو سی دو۔ چنانچہ میں تعمیل کرتا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ شلوار اس طرح زیادہ پھٹ چکی تھی کہ اس کو سیدھا سیا جانا ممکن نہ تھا۔ میں نے عرض کیا پیوند کے بغیر اِس کی سلائی ممکن نہیں!! فرمایا بے شک پیوند لگا دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیوند لگے کپڑے پہن لیا کرتے تھے!! اللہ اللہ یہ سادگی اور یہ محبت رسول ﷺ اور سنتِ نبوی کی اتباع!!

یاد رہے آپ کی یہ حالت ناداری کی وجہ سے نہ تھی بلکہ سخاوت اور غریب پروری کی وجہ سے تھی۔

محتاجوں، بے سہارا افراد، یتامیٰ و مساکین کی خبرگیری اور اُن کی پرورش سے آپ کو خاص لگاؤ اور دلچسپی تھی ''دارالشیوخ'' کے نام سے اپنی ذاتی ذمہ داری پر آپ نے ایک مستقل شعبہ کھول رکھا تھا جس میں بیسیوں محتاج، بے کس اور بے سہارا افراد کے علاوہ ایک بڑی تعداد یتامیٰ و مساکین کی پرورش پاتی تھی۔ نیم بورڈنگ کی صورت میں زیر تربیت نوعمر بچوں کی نگرانی کے لئے ایک باقاعدہ تنخواہ دار ٹیوٹر رکھا ہوا تھا۔ سب کے گزارے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے وافر سامان کر دیتا جو حضرت میر صاحب کی توجہ الی اللہ وشفقت علیٰ خلق اللہ کا نتیجہ تھا!! ''مدّ'' جسے حضرت میر صاحب مرحوم متعدد بار اپنی حسابی چٹوں میں استعمال فرماتے بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ ہی بھر پور رہی۔ آپ کی زندگی میں اس میں کبھی کمی نہیں آئی!!

آپ کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت عشق کا رنگ رکھتی تھی۔ حدیث کے متبحر عالم تھے۔ حدیث شریف کا درس دینا آپ کا محبوب مشغلہ اور مطالعہ حدیث آپ کی رُوحانی غذا اور راحتِ جان تھی۔ درس دیتے ہوئے بات بات پر رقّت طاری ہو جاتی اور محبت وعشق میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے اور ساتھ ہی آبدیدہ بھی ہو جاتے، آواز بھرّا جاتی اور بڑے درد اور سوز سے بات کو مکمل فرماتے۔ درس دینے کا انداز ایسا پاکیزہ، دلکش اور مسحورکُن ہوتا کہ ہر شخص بڑی توجہّ اور غیر معمولی دلچسپی کے ساتھ سُنتا۔ جُوں جُوں سُنتا اُس کی بھوک تیز ہوتی چلی جاتی۔ آواز میں ایسی تاثیر یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں سے نکل رہا ہے اور سیدھا دلوں تک پہنچ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ومحبتّ آپ کی زبان اور آپ کے نورانی چہرے سے عیاں ہوتی!!

اکثر فرمایا کرتے:۔

''جب کبھی میں غمگین ہوتا ہوں تو گھر چلا جاتا ہوں۔ علیحدگی میں بیٹھ کر بخاری شریف کھول لیتا ہوں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات پڑھتا ہوں، رسول اللہؐ کے ارشادات کا مطالعہ کرتا ہوں......بس میرا سارا غم، سارا اندوہ دُور ہو جاتا ہے!!''

عُشّاقِ رسول اللہؐ پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں!!

حضرت میر صاحب حدیث شریف کے درس میں بیسیوں معرفت کے نکات کے ساتھ مخصوص انداز میں تاریخِ اسلام کے متعدد واقعات نہایت دلنشیں طریق پر بیان فرماتے۔ مثلاً جب اِس قسم کی حدیث آتی کہ:۔

''لو ددت ان اُقْتَلَ فی سبیل اللّٰہ ......

تو فی سبیل اللہ شہادت کی ارفع شان بیان کرتے اور فرماتے درحقیقت وہ انسان جو اپنے تئیں لا شئے محض قرار دیتے ہوئے سب کچھ خدا ہی کی ذات کو سمجھے اس کی ہردم یہی تمنّا ہوا کرتی ہے کہ جس طرح ہو میں اپنے محبوب کی خوشنودی حاصل کروں اور اُس کی راہ میں فنا ہو جاؤں ایسے لوگ نفس کی قربانی دینے میں لذّت محسوس کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار کی شہادت کے بعد اِسی بناء پر پھر زندگی اور فنا کی خواہش کرتے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی راہ میں جان کی قربانی دے دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ فرماتے جب کبھی میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کی (قربانی) کا تصور کرتا ہوں تو میرے دل میں اُن کے پختہ ایمان اور انکی عظمت کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جب میں خود اِس بات پر غور کرتا ہوں کہ کیا اِس قسم کی قربانی میں کرسکتا ہوں تو اِس راہ میں اپنے آپ کو کمزور پاتا ہوں اس لئے کہ جس قسم کے صبروثبات کا نمونہ حضرت (موصوف) مرحوم نے دکھایا ہر کس وناکس سے ممکن نہیں کہ ایسا کر سکے!! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ اور اپنے لئے حضرت عائشہؓ سے اُن کے حجرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں قبر کی جگہ کی درخواست بڑے رقتّ انگیز پیرایہ میں اکثر بیان فرماتے۔ اِسی موقع پر حضرت عمرؓ کی اُس عجیب دُعا کا بھی ذکر فرمایا کرتے جو میری یادداشت کے مطابق کچھ اِن الفاظ میں بیان کرتے کہ حضرت عمر نے دُعا فرمائی تھی......

اے اللہ مجھے اپنے رسول کے مقدس شہر (مدینہ) میں اپنی راہ میں شہادت عطا فرما۔!

فرماتے بظاہر یہ دُعا بڑی خطرناک معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپ خلیفہ تھے اور مدینہ شریف اسلام کا مرکز اور دارالخلافہ تھا، ظاہر میں اِس دُعا کی قبولیت کا مطلب یہ تھا کہ مرکز اِسلام شدید خطرہ میں پڑ جائے!! مگر یہ دُعا سچّے دل اور خاص تڑپ پر مبنی تھی اس لئے خدا نے اُن کی اِس آرزو کو بھی پورا کر دیا اور مرکز اِسلام کو بھی محفوظ رکھا۔ اس کے بعد ان کا ابولؤلؤ کے ہاتھوں شہادت پانے کا واقعہ تفصیل سے بیان فرماتے اور بڑی رقت کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں دفن ہونے کی درخواست کا ذکر فرماتے۔

سیدّنا حضرت مسیح موعود کے مزار شریف پر جا کر دُعا کرنے کے سلسلہ میں فرمایا کرتے کہ وہاں جا کر اس طرح دُعا کرنی چاہیے کہ:۔

''اے اللہ! تیرا یہ محبوب اور پیارا بندہ تھا۔ جب تک اس دُنیا میں رہا وہ تیرے دین کی خدمت و اشاعت کے لئے ہر طرح کوشش کرتا رہا۔ اس کے دل میں کچھ نیک تمنائیں تھیں اور کچھ مقاصد تھے۔ اب وہ تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان نیک تمنّاؤں اور اعلیٰ نیک مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں!!۔'' (آمین)

یہ ہیں اُس عظیم المرتبت عالم باعمل بزرگ کے ذکرِ خیر کی چند باتیں جو اذکروا موتاکم بالخیر کے ارشادِ نبوی کی تعمیل میں اور اپنے محسن کے احسانات کی شکرگزاری کے جذبہ سے سپردِ قلم کی گئی ہیں۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میر صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ وارفع مقام پر فائز کرے اور ایسا ہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے پاک بندے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے دل میں حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق تھا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ساری جماعت کے دوستوں کے دل میں ایسی ہی محبت رسول اللہ ﷺ کا جذبہ پیدا کر دے اور ہر احمدی کہلانے والا اپنی عملی زندگی میں حضرت میر صاحب کی نصیحت کے مطابق فی الواقع احمد ثانی بن جائے۔

(الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961 صفحہ 27 تا 34)

(مرسلہ: مکرم عبدالباسط قمر صاحب بقاپوری)

(مرسلہ نظارت صنعت وتجارت)

ازافاضات حضرت مصلح موعود

انصاف اور معاہدات کی پابندی

حضرت مصلح موعود نے مورخہ یکم مئی 1914ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''بہت لوگ دنیا میں اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ انصاف سے کام نہیں کرتے جہاں کہیں ان کا معاملہ کسی سے پڑتا ہے ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ دوسرے کی چیز ہم لے لیں یہ لوگ معاہدات کی پابندی نہیں کرتے حالانکہ بڑے شرم کی بات ہے کہ جب ایک بات پر معاہدہ ہو جائے تو اس سے یہ امید رکھی جاوے کہ اس کو زید تو پورا کرے اور میں نہ کروں اور کسی کا نقصان ہو تو ہو لیکن مجھے ضرور ہی فائدہ پہنچ جاوے۔

تاجر لوگ چاہتے ہیں کہ ہر ایک چیز کی قیمت تو پوری لیں لیکن چیز گندی اور خراب دیں۔ ادھر خریداروں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہم قیمت تو تھوڑی دیں لیکن مال اچھا لیں۔ خواہ تاجر گھر سے ڈال کر دے۔ نوکر چاہتا ہے کہ میں محنت کم کروں لیکن تنخواہ زیادہ پاؤں اور آقا چاہتا ہے کہ کام پورا لوں لیکن تنخواہ بہت کم دوں۔ غرضیکہ ہر ایک آدمی اپنے معاملہ میں دوسرے کا نقصان ہی کرنا چاہتا ہے لیکن یہ نہیں چاہتا کہ کسی اور کو بھی کوئی فائدہ پہنچ سکے۔ بعض دفعہ ہر دو فریق ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہوئے خود نقصان اٹھا لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود سے میں نے سنا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے ایک بزاز سے کپڑا خریدا۔ جب وہ خرید کر گھر چلا گیا تو فروخت کرنے والے شخص کو معلوم ہوا کہ اس کپڑے میں تو نقص تھا۔ کیڑے نے اس کو ناکارہ کر دیا ہوا تھا۔ اس کو خوف خدا آیا کہ میں نے مسافر سے دھوکا کیا ہے وہ ایک قافلے کا آدمی تھا، قافلہ چلا گیا۔ تاجر اس کے پیچھے گیا اور دو تین منزلوں پر جا کر اس سے ملا اور کہا کہ میرا دل گھبرا گیا کیونکہ میں نے تم کو دھوکا دیا۔ تم اپنا روپیہ واپس لے لو اور مجھے کپڑا دے دو۔ اس نے کہا کہ تو نے ہی دھوکا نہیں دیا میں نے بھی کیا ہے جتنے روپے میں نے تم کو دیئے تھے وہ سب کھوٹے تھے مجھے تو نفع ہی رہا تھا۔

لوگوں سے تو دھوکا کیا ہی جاتا ہے لیکن آدمی اللہ کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ آدمی دھوکا کھا جاتا ہے لیکن تعجب اور حیرت اس بات پر ہے کہ انسان خدا کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں اور پھر عجیب در عجیب فریب کرتے ہیں۔ خدا کے ساتھ جو معاہدہ ہے اس کو تو پورا نہیں کرتے لیکن یہ امید رکھتے ہیں کہ خدا ہم سے اپنے عہد کو پورا کرے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے چونکہ ...... کہلا لیا پس خدا ہم کو...... سمجھ لے گا۔ خواہ ہم میں کتنا ہی بغض، کینہ، دشمنی اور برائیاں کیوں نہ ہوں اور خدا ہم سے .... والا سلوک کرے گا اور دھوکا کھا جائے گا۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ وہ عالم الغیب ہے۔ انسان دھوکا کھا سکتا ہے، دکاندار خریدار کو دھوکا دے سکتا ہے، نوکر آقا کو دھوکا دے سکتا ہے اور آقا نوکر کے ساتھ دغا بازی کرسکتا ہے لیکن خدا دھوکا نہیں کھا سکتا کیونکہ وہ تو انسان کی ہر ایک کمزوری کو خوب جانتا ہے اور پوشیدہ بھیدوں اور ارادوں سے بھی خوب واقف ہے۔

بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان عبادت کرتا ہے لیکن خدا کی درگاہ میں قبول نہیں ہوتی۔ روزے رکھتا ہے لیکن خدا کے حضور قبول نہیں کئے جاتے۔ بیسیوں نیکی کے کام کرتا ہے لیکن رد کئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ خدا انسان کی نیتوں اور اندرونی رازوں کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان باتوں سے کام نہیں بن سکتا میں اسی وقت اپنے وعدے پورے کروں گا جبکہ تم بھی اپنے وعدے پورے کرو گے۔ جب تم راستباز بن جاؤ گے، گناہوں کو چھوڑ دو گے، فسق وفجور سے قطع تعلق کر لو گے، بغض وکینہ سے اپنے سینوں کو صاف کر لو گے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو جاؤ گے تب تم سچے......... بنو گے اور پھر تم سے وعدے پورے کئے جائیں گے۔''

(خطبات محمود جلد 4 صفحہ 70,71)

مکرم طارق حیات صاحب

تھامس پیٹرک ہیوز کی ڈکشنری آف اسلام

Dictionary of Islam by Thomas Patrick Hughes

اندازاً 1865ء میں متحدہ ہندوستان میں دیگر بہت سے لوگوں کی طرح بطور پادری قدم رکھنے والے مسٹر تھامس پیٹرک ہیوز نے اپنے ذاتی علمی رجحان اور کثرت مطالعہ کے سبب اپنی مشنری ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ بہت سے علمی اور تحقیقی کام بھی اپنے قریباً 20 سالہ قیام ہندوستان کے دوران مکمل کئے۔ ان میں سے ایک ڈکشنری کی تالیف بھی تھی جو اسلامی عقائد، رسوم ورواج، مذہبی تقریبات، عبادات اور مسلمانوں کی روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والے امور کی وضاحت اور تشریح کرتی تھی، اس ڈکشنری میں مذہبی زندگی میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کا تعارف اور تشریح بھی شامل تھی۔ اس ڈکشنری کی تیاری میں پیش آنے والی مشکلات اور اس بابت ہونے والی سخت محنت اور کوشش کا ذکر کرنے کے بعد اس کے دیباچہ میں اس کے درج ذیل فوائد اور مقاصد درج کئے گئے ہیں۔ ”سرکاری حکام کے لئے تا کہ انہیں اپنی رعایا مسلمانوں میں انصاف کی تقسیم میں آسانی ہو۔ علوم شرقیہ کے وہ ماہرین جو اسلامی ممالک میں آتے جاتے ہیں اور ان کو عام مسلمانوں سے ملنا جلنا ہوتا ہے۔ موازنہ مذاہب کے وہ طلبہ جو اسلام کی اصل تعلیم سے واقفیت کے خواہاں ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یہ ڈکشنری سب کے لئے ہے..........“

اس قدر متنوع موضوعات کو زیر بحث لانے والی اس ڈکشنری میں ہندوستان کی ایک اہم قوم اور گروہ سکھ مت کو بطور ایک اسلامی فرقہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کا حضرت مسیح موعود نے اپنی تالیف ”ست بچن“ (روحانی خزائن جلد10) میں فرمایا ہے۔ مسٹر تھامس پیٹرک ہیوز (Thomas Patrick Hughes) اور اس کی اس تالیف یعنی ڈکشنری آف اسلام (Dictionary Of Islam) کا تعارف کروایا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”یہ رائے کہ باوا صاحب اپنی باطنی صفائی اور اپنی پاک زندگی کی وجہ سے مذہب ......کو قبول کر چکے تھے صرف ہماری ہی رائے نہیں بلکہ ہماری اس کتاب سے پہلے بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی یہی رائے لکھی ہے اور وہ کتابیں مدت دراز پہلے ہماری اس تالیف سے برٹش انڈیا میں تالیف ہو کر شائع بھی ہو چکی ہیں چنانچہ میں نے بطور نمونہ پادری ہیوز کی ڈکشنری کے چند اوراق انگریزی اس رسالہ کے آخر میں شامل کر دیئے ہیں جن میں پادری صاحب موصوف بڑے دعویٰ سے باوا صاحب کا......ظاہر کرتے ہیں۔ اور یہ ڈکشنری تمام برٹش انڈیا میں خوب شائع ہو چکی ہے سکھ صاحبان بھی اس سے بے خبر نہیں ہیں اس صورت میں یہ خیال کرنا کہ اس رائے میں میں ہی اکیلا ہوں یا میں نے ہی پہلے اس رائے کا اظہار کیا ہے یہ بڑی غلطی ہے ہاں میں نے وہ تمام دلائل جو دوسروں کو نہیں مل سکے اس کتاب میں اکٹھے کر کے لکھ دیئے ہیں جن محقق انگریزوں نے مجھ سے پہلے یہ رائے ظاہر کی کہ باوا صاحب درحقیقت......تھے ان کے پاس کامل دلائل کا ذخیرہ نہ تھا مگر میری تحقیق سے یہ امر بدیہی طور پر کھل گیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ پادری ہیوز کی اس رائے پر جو بزبان انگریزی کتاب ہذا کے آخر میں شامل ہے، توجہ فرماوے۔

(”لائق توجہ گورنمنٹ“ ست بچن صفحہ اول روحانی خزائن جلد10)

مسٹر تھامس پیٹرک ہیوز کا تعارف

ولادت: 1838ء

وفات: 1911ء

پادری تھامس پیٹرک ہیوز ایک علم دوست مشنری اور علوم اسلامیہ کا ماہر شخص تھا۔ اس کی ولادت انگلستان میں 1838 میں ہوئی۔ یہ لندن کے قریب Aslington کے چرچ مشنری انسٹیٹیوٹ میں پڑھا۔ اور 1865 میں اس کی ہندوستان میں بطور پادری تقرری ہوئی اور وہ پہلے مرحلے میں کلکتہ پہنچا۔ اس نے اپنی ساری مشنری زندگی کا وقت ہندوستان آمد سے لیکر 1884 تک درہ خیبر کے قرب میں پشاور شہر میں گزارا یعنی موجودہ پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں۔ مسٹر ہیوز نے اس ہر دو لحاظ سے سنگلاخ اور سخت زمین میں عام لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہنے کے لئے یہ طریق اپنایا کہ وہ افغانوں کا مقامی طرز کا لباس زیب تن رکھتا اور جلد ہی اس نے مقامی بولی یعنی پشتو بولنے پر پورا عبور حاصل کر لیا۔ ہیوز کی پشتو زبان پر دسترس کی عکاسی یہ حقیقت بھی کرتی ہے کہ ہیوز ہی نے غیر ملکیوں کے پشتو زبان سیکھنے کے لئے سرکاری نصاب میں شامل کتاب حکومت کے کہنے پر لکھی تھی۔

مسٹر ہیوز کے اسلام اور اسلامی علوم کے متعلق عمیق مطالعے اور پوری توجہ سے کئے گئے مشاہدات ہی اس کا اصل سرمایہ تھے۔ اسلامی تاریخ اور علوم کے اصل ماخذوں اور اس بابت کتب کا گہرا مطالعہ کرنے اور اسلامی عقائد اور عبادات اور عوام کی مذہبی زندگیوں کے مشاہدے کے بعد ہیوز اس قابل ہو گیا تھا کہ وہ 1878ء میں Notes on Mohammedanism اور پھر 1885 میں Dictionary of Islam جیسی یادگار کتب لکھنے میں کامیاب ہو گیا۔

ان قابل قدر علمی کارناموں کی تیاری کے لئے ہیوز نے جوشاندار کام اور محنت کی، اس پر اسے 1876ء میں B.D. کی ڈگری ملی اور پھر 1886 میں وہ D.D. کی ڈگری کا Canterbury آرچ بشپ کی طرف سے حقدار ٹھہرا اور شاندار علمی خدمات کی بناء پر ہیوز کو 1877 میں Royal Asiatic Society کی ممبر شپ بھی دی گئی۔ اور 1882 میں ہیوز کو پنجاب یونیورسٹی لاہور کا فیلو بھی بنا دیا گیا۔

لیکن ہیوز کا حتمی مقصد اور کوشش تو اسلام کی مخالفت ہی تھا جس مقصد کو لیکر وہ اپنی جنم بھومی سے چلا تھا۔ اس کی کتاب ڈکشنری آف اسلام کئی مسلم مصنفین کی طرف سے متعدد بار ایڈیٹنگ اور نظر ثانی کے بعد شائع ہو چکی ہے۔ تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ برصغیر میں لمبا عرصہ کام کرنے کے بعد ہیوز امریکہ منتقل ہو گیا۔ جہاں اس نے 1897 میں میری لینڈ میں St. John Annpolis سے L.L.D کی ڈگری حاصل کی۔ قیام امریکہ کے دوران ہیوز کو مختلف چرچوں کی طرف سے متنوع علمی ذمہ داریاں بھی ملتی رہیں۔ علمی اور تحقیقی مزاج رکھنے والے ہیوز نے اندازاً 64 سال کی عمر میں 1902 میں ریٹائرمنٹ لے لی اور خود کو مکمل طور پر علمی کاموں کے لئے وقف کر لیا۔ اس دوران اس نے کئی علمی اور تحقیقی کام کئے مثلاً اس نے Lloyd's Clerical Dictionary میں درج چرچ قوانین پر تعارف اور تبصرہ لکھنے جیسا بڑا کام کیا۔

Dictionary of Islam کا تعارف

Dictionary of Islam پہلی دفعہ 1885ء میں لندن سے طبع ہوئی تھی اور اس کے دیباچہ کے آخر پر تاریخ 23 جولائی 1885ء درج ہے مگر نام موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ یہ پیش لفظ خود مسٹر تھامس پیٹرک ہیوز کا لکھا ہوا ہے یا کسی اور کے قلم سے نکلا ہے۔ ہمارے زیر نظر نسخہ کتاب زیر بحث کا وہ ہے جو 1989ء میں پریمئر بک ہاؤس انار کلی لاہور پاکستان کی طرف سے شائع شدہ ہے۔ مسٹر ہیوز کی لکھی ہوئی باتیں اس ڈکشنری کے پبلشر کو بھی اچنبھا معلوم ہوئی ہیں اور اس نے اس بابت اپنی حیرت کا خفیف اظہار اپنے نوٹ میں بھی کیا ہے اور کہا ہے اس نے بڑی عرق ریزی سے خلاف اسلام اور شان بانی اسلام ﷺ کے خلاف مواد کو ایڈٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔

اب ہم کتاب کے دیگر مندرجات کی طرف نظر کرتے ہیں۔

مسٹر ہیوز ہر لفظ کی تشریح میں ساتھ ساتھ بتاتا جاتا ہے کہ یہ لفظ یا معاملہ قرآن میں وارد ہوا ہے یا محض حدیث کی کسی کتاب سے اس کا تعلق ہے۔ اگر کسی تفسیر کی کتاب یا علم الفقہ سے بھی ماخوذ ہو تو ہیوز اس کا اظہار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ لکھا کہ فلاں زیر بحث لفظ یا معاملہ کسی قرآنی آیت یا حدیث سے نہیں بلکہ فتاویٰ عالمگیری سے لیا جا رہا ہے۔ اپنی اس ڈکشنری میں کسی لفظ کی وضاحت کے لئے ہیوز بیک وقت انگریزی، عربی، فارسی اور کبھی بکھار عند الضرورت عبرانی زبان کو بھی استعمال میں لاتا ہے اور اپنے مقصد کی تشریح کے لئے اکثر اس لفظ کے لئے ان زبانوں کے رسم الخط بھی درج کرتا ہے جو مولف کتاب کی زبانوں کے میدان میں علمی وسعت اور کثرت مطالعہ پر دال ہے۔

اس ڈکشنری کی ترتیب وتالیف میں مسٹر تھامس ہیوز کی غیر جانب داری دیگر مستشرقین کی طرح سرعام مجروح ہوتی نظر نہیں آتی ہے اور مولف اکثر مقامات پر کسی بھی طرف جھکے بغیر اصل حوالہ جات من وعن درج کرتا چلا جاتا ہے لیکن یہ پہلو بھی فراموش نہیں ہونا چاہئے کہ کیا پتہ یہ ہمیں میسر نسخہ کتاب کے پاکستانی پبلشر کے مدیرانہ قلم کی قطع وبیونت کا کرشمہ ہو جیسا کہ Publisher's Note کے حوالہ سے پہلے ذکر آچکا ہے۔

مؤلف نے بہت گہرائی میں جا کر اور بڑی تفصیل کے ساتھ امور پر بحث کی ہے مثلاً روح کے ذکر میں لکھا کہ اس کا ذکر قرآن میں کہاں کہاں آیا ہے۔ تفاسیر نے اس سے کیا مراد لیا ہے اور حدیث سے اس بابت کیا رہنمائی ملتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

مسٹر ہیوز نے کتاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں کے بیان میں صحابہ کی مختلف روایات درج کی ہیں، اور اپنی کتاب میں چھ مختلف مسلم ممالک کے جھنڈوں کی تصویر کشی بھی کی ہے اور لکھا ہے کہ ”روایات میں درج ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں لکھا ہے کہ وہ خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے تلے نکلے گا۔“ ہیوز نے لکھا ہے کہ ”اس کی حکمت یہ سمجھ آتی ہے کہ ابتدائی زمانہ اسلام میں جھنڈوں کا رنگ سیاہ ہی تھا۔ مگر اسے حیرت ہے کہ کچھ لوگ تو سبز رنگ کا جھنڈا اٹھائے پھرتے ہیں“۔ اسلامی پرچموں کے تعلق میں ہی مزید لکھا کہ ”حضرت جابرؓ کے نزدیک فتح مکہ کے وقت جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت بتاتی ہے کہ آپ ﷺ کی زیر قیادت لشکر کے دو علم ہوا کرتے تھے ایک بڑا سیاہ والا اور دوسرا چھوٹا کالے رنگ والا اور حضرت براء بن العازبؓ کی حدیث ہے کہ جھنڈا چوکور تھا اس کا رنگ کالا تھا۔ ہیوز نے لکھا کہ شیعہ سنی کشمکش کے نتیجہ میں فاطمیوں نے اپنے علم کے لئے سبز رنگ چنا اور بنوامیہ والوں نے اپنے لئے سفید رنگ کا جھنڈا مختص کیا۔

Dictionary of Islam میں بعض صفحات تو اپنی دلچسپی اور مسٹر ہیوز کے وسعت مطالعہ کے باعث پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں جس کی کچھ مثالیں پیش بھی کی جا چکی ہیں مثلاً نماز کے عنوان کے تحت تفصیل سے

تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً اذان، نماز کی ادائیگی کے طریق کو تو تصاویر کی مدد سے واضح کیا گیا ہے۔ اوقات نماز، نماز کی اقسام یعنی فرض، سنت، نماز جنازہ وغیرہ کا ذکر کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسلامی فرقوں کے ذکر میں مسٹر تھامس پیٹرک ہیوز نے سکھ ازم کا ذکر بطور ایک اسلامی فرقہ کے کیا ہے جس کا حضرت مسیح موعود نے بطور حوالہ ذکر فرمایا اور جو پہلے باترجمہ درج کیا جا چکا ہے۔ یہاں بطور نمونہ ڈکشنری آف اسلام سے قرآن کا باب قارئین کے لئے پیش کیا جاتا ہے جو اس ڈکشنری آف اسلام کے حسن و قبح پر خود ہی روشنی ڈالتا جاتا ہے۔ یعنی یہ بیک وقت اسلام اور اسلامی علوم سیکھنے اور انہیں عام کرنے کی ایک اعلیٰ کاوش اور دوسری طرف ایک مستشرق کے قلم سے نکلنے والی باتیں ہیں جو وہ اپنے پس منظر اور اپنے پیش روؤں کا خاموش اثر مکمل طور پر فراموش نہ کر سکا۔ مگر اس تمام معاملہ میں مسٹر ہیوز کافی حد تک اس الزام اور ذمہ داری سے آزادی پالیتا ہے۔

قرآن کریم کے ذکر میں ہمارے زیر نظر کتاب میں صفحہ 483 تا 530 میں ضروری مواد اور بحثیں موجود ہیں۔ خلاصہ تحریر کیا جائے تو اس باب میں درج ذیل ذیلی عناوین پر بات کی گئی ہے۔ قرآن کا کتابی تعارف۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف الاتقان کے حوالہ سے قرآن کے 55 مختلف نام۔ قرآن کی وحی کیسے اور کن حالات میں اتری۔ جمع القرآن۔ قرآن کریم میں رکوع، پارہ اور سورۃ کی تقسیم، پھر صفحہ: 490 پر ایک چارٹ کی صورت میں قرآنی سورتوں کے اسماء، ان الفاظ کے انگریزی معانی، علامہ جلال الدین سیوطیؒ، Rev. J. M. Rodwell اور Sir W. Muir کے مطابق سورتوں کی ترتیب بلحاظ نزول۔ مکی اور مدنی سورتوں کی تقسیم اور ان کا مختصر تعارف۔ قرآن کے ماخذ تلاوت کے آداب اور فضائل۔ حروف مقطعات۔ اصول تفسیر۔ معجزات اور شان قرآن۔ قرآن کے بارے میں مغربی مصنفین کے آراء، قرآن کریم کے تراجم اور مختلف نسخے۔ ناسخ و منسوخ کی بحث۔ وغیرہ وغیرہ

مسٹر ہیوز کا طریقہ تحریر

مسٹر ہیوز کے طریقہ تحریر کی وضاحت اس قصہ سے بھی ہوتی ہے، کہتے ہیں کہ ماضی میں دو قبائل کے درمیان جنگ تھی وہ دونوں نیم مہذب قبائل اپنی اپنی کھیتی باڑی اور روزمرہ امور بھی بجالاتے اور وقتاً فوقتاً ایک دوسرے پر حملے بھی کرتے رہتے تھے۔ پھر ایک دفعہ اس طویل سست جنگ کے دوران ایک قبیلہ والوں کے جانی نقصان اور زخمیوں کی تعداد میں اچانک بہت زیادہ اضافہ ہوگیا۔ جب قبیلہ کے بڑوں نے اس بابت پتہ لگوانے کی کوشش کی تو معلوم پڑا کہ ایک آدمی جوان کے اپنے ہی قبیلے کا تھا اس نے خود کو اس ڈیوٹی پر مامور کرلیا تھا کہ جب مخالف قبیلہ کی طرف سے اس علاقہ میں کسی کو جنگل میں نشانہ بنانے کے لئے کوئی تیر پھینکا جاتا مگر وہ چوک جاتا تو یہ شخص وہ تیر اٹھاتا اور اس نشانہ بنائے گئے شخص کی پیٹھ میں ٹھونک دیتا۔ جب حقیقت کھلنے پر سارے قبیلے کے سامنے اس ظالم اور قاتل شخص سے جواب طلبی ہوئی تو اس نے بڑے مطمئن انداز میں کہا کہ میں نے کبھی بھی خود کوئی تیر نہیں چلایا بس راہ میں رہ جانے والے تیروں کو ان کی منزل تک پہنچاتا ہوں اگر اس سے کسی کو کوئی نقصان ہوتا ہے تو اول تیر چلانے والے سے سوال کرو۔

مسٹر ہیوز کی اس تالیف کو دیکھ کر یہ مندرجہ بالا واقعہ خود بخود ذہن میں تازہ ہو گیا۔ اس فاضل پادری نے بھی خود اپنے الفاظ میں کسی بھی اعتراض یا بدگمانی میں ملوث ہوئے بغیر اسلام کی مخالفت میں اپنی ساری بھڑاس اپنے بھائی بندوں کے الفاظ میں درج کرکے نکال لی ہے۔

''ڈکشنری آف اسلام'' کے پریمیئر بک ہاؤس انارکلی، لاہور پاکستان کے 1989ء کے ری پرنٹ ایڈیشن کے صفحہ 588 پر وہ فقرے غائب ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود نے ان کو درج فرمایا ہے اور معروف مخالف اسلام ویب سائٹ www.answering-islam.org پر موجود اس مکمل ڈکشنری کے عکس میں بھی یہ پیراگراف شامل ہے۔ بطور حوالہ اس ویب سائٹ کے اس Page کا ایڈریس درج کیا جاتا ہے۔

http://www.answering-islam.org/Books/Hughes/s.htm

☆......کتاب ''ست بچن'' کے آخر پر درج ٹائپ شدہ انگریزی عبارت بعنوان

Translation By Dr. Ernest Trump Janam Sakhi of Baba Nanak Introduction Page 41, XLI and XLII

ہماری زیرنظر کتاب یعنی ہیوز کی ''ڈکشنری آف اسلام'' کے پریمیئر بک لاہور کے 1989ء کے ری پرنٹ ایڈیشن میں شامل نہیں ہے۔ یہ ڈاکٹر ٹرمپ کے شائع شدہ ترجمہ سے ماخوذ ہے۔ مگر روحانی خزائن میں موجود ترتیب سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ''ڈکشنری آف اسلام'' کے ہی جاری اقتباسات کا حصہ ہے۔

☆......پھر ڈاکٹر ٹرمپ کے نام کے انگریزی ہجوں کے متعلق عرض ہے کہ کتاب میں تقریباً ہر جگہ اس فاضل مصنف کا نام Trumpp لکھا گیا ہے جبکہ ست بچن کے آخر پر شامل کردہ انگریزی صفحات (روحانی خزائن جلد 10 صفحہ: 310 کے بعد کا صفحہ) میں یہ نام Trump لکھا گیا ہے یعنی ایک (P) ٹائپ ہونا رہ گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم الکلام سے مکمل واقفیت حاصل کرنے اور پھر اس کو ساری دنیا میں عام کرنے کی توفیق بخشے۔

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب

ہیضہ (Cholera)

تعارف

وبائی مرض ''کالرا'' کا جرثومہ انگریزی کے ''و'' کوما کی طرح ہوتا ہے۔ اس کا پورا نام (Vibrio cholera) ''وبریوکالرا'' ہے۔

کالرا (ہیضہ) بنیادی طور پر آنتوں کی سوزش ہے جس کا پورا اثر آنتوں پر ہی ہوتا ہے۔ اس کا سبب ایک جرثومہ ''وبریوکالرا'' ہے یہ مریض کی قے، پاخانہ میں ہوتے ہیں۔ وہیں سے مکھیوں کے ذریعہ کھانے پینے کی چیزوں میں چلا جاتا ہے۔

ہیضہ پھیلنے کی وجوہات

ہیضہ پھیلنے کی وجوہات، گندا پانی، خراب غذا، سڑے ہوئے پھل اور مکھیاں ہیں یہ مرض نشیبی علاقوں، دریاؤں کے قریب آبادیوں، موسم برسات و گرما میں زیادہ پھیلتا ہے۔ گندے پانی میں بھی جراثیم ہوتا ہے۔ گندے پانی کے استعمال سے بھی ہیضہ ہو جاتا ہے۔ مکھیوں کی وجہ سے جب ہیضہ ہوتا ہے تو علاقہ میں کہیں کہیں واقعات ہوتے ہیں۔ لیکن جب یہ مرض پانی سے ہوتا ہے تو ایک ہی علاقہ میں سینکڑوں واقعات نظر آتے ہیں۔

حفاظتی تدابیر

☆ نہروں، نالوں جوہڑوں اور تالابوں کا پانی ابال کر پینا چاہئے۔

☆ جس کھانے پر مکھیاں بیٹھی ہوں اسے کھانا نہیں چاہئے۔

☆ خالی پیٹ گھر سے مت نکلیں۔

☆ گلی سڑی سبزیاں اور پھل استعمال کرنا ہیضہ کو دعوت دینا ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔

☆ کھانے کے ساتھ پیاز، سرکہ، لیموں کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

☆ مریض کی قے اور دست کو جلا دیں۔ پھر چونا ڈال دیں۔

ہیضہ کی علامات

یہ ایک خطرناک وبائی مرض ہے۔ جو آنتوں کو متاثر کرتا ہے اس مرض میں قے، دست آتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی مریض کو قے آئے اور دست نہ ہوں اور کسی مریض کو دست ہوں اور قے نہ ہو۔

بہرحال اس مرض کی خاص علامت ہے اور دستوں کا چاول کی پیچ کی مانند دودھیا رنگ ہے۔ قے اور دست سے جسم کا پانی ختم ہو جاتا ہے۔ خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈا پسینہ آتا ہے غشی نمایاں ہوتی ہے۔ نبض کمزور ہوتی ہے محسوس کرنا مشکل ہو جاتی ہے اور آہستہ آہستہ حرکت قلب بند ہو کر مریض دم توڑ دیتا ہے۔ اس مرض کا عرصہ سرایت چند گھنٹوں سے لے کر پانچ دن تک تقریباً ہوتا ہے۔

اصول علاج

جس جگہ وباء کا خدشہ ہو۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا تجویز فرمودہ حفاظتی نسخہ بہت کثرت سے استعمال کرنا چاہئے جو یہ ہے۔

i۔ کیمفر 200

ii۔ سلفر 200 (دن میں ایک دوبار)

اگر کالرا کا مرض ہو جائے تو جماعت میں کثرت سے استعمال ہونے والا ہومیو نسخہ یہ ہے۔

i۔ کیوپرم 30

ii۔ ورٹرم البم 30

iii۔ کولوسنتھ 30 (دن میں 3 بار)

گھریلو نسخہ جات

یہ بڑے مفید ہوتے ہیں جو خاکسار کے تجربہ میں ہیں بہت مفید پایا۔

i۔ پودینے کو مل کر گڑ ملا کر ایک گلاس پانی میں جوش دے کر دن میں دو تین بار پینا مفید ہے۔

ii۔ پیاز کو سرکہ میں بھگو کر سلاد کے طور پر استعمال کرنا مفید ہے۔ (بیاض نورالدین ص 177)

iii۔ الائچی کلاں، نمک چینی پانی میں جوش دیں پھر پودینہ کے چند پتے ڈال کر دم دیں بار بار پینا مفید ہے۔

(بیاض نورالدین ص 177)

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر مرض سے محفوظ رکھے اور صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات جلد بھجوائیں

❁ جملہ امرائے کرام صدران جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید سے ضروری گزارش ہے کہ وقف جدید کے سال رواں 2010ء میں سے دو ماہ گزر چکے ہیں لیکن تا حال بعض اضلاع سے سال رواں کے وعدہ جات بہت کم موصول ہوئے ہیں۔ جملہ امرائے کرام اپنے اضلاع کی جماعتوں کا جائزہ لیکر جماعتوں سے فوری وعدے حاصل کر کے ارسال فرمائیں۔ صدران جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید بھی اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لے لیں۔ وعدوں کا کام ماہ مارچ میں لازماً ختم ہو جانا چاہئے اور وعدے مجلس شوریٰ تک دفتر میں پہنچ جائیں۔

وعدوں کے حصول کے وقت مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھیں۔

1۔ چندہ وقف جدید میں تمام افراد جماعت مرد وزن اور بچوں کو شامل کیا جائے۔

2۔ وعدہ جات مالی وسعت کے مطابق حاصل کرنے کی سعی کی جائے۔

3۔ معاونین خصوصی صف اول، صف دوئم نیز معیار خاص اطفال میں بچوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ (یاد رہے معیار خاص اطفال (بچہ/بچی) کا کم از کم معیار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو صد روپے مقرر فرمادیا ہے)

4۔ چندہ وقف جدید میں شمولیت کیلئے اپنے وفات یافتہ بزرگان کی طرف سے بھی وعدوں کی تحریک کی جائے۔

5۔ وقف جدید کے چندہ کی خدمت خلق کے لحاظ سے ایک اہم مد ''امداد مراکز نگر پارکر'' ہے۔ اس میں بھی حسب توفیق سب کو شامل کیا جائے۔

6۔ حاصل کردہ وعدہ جات اگر معیاری نہیں ہیں یا دیئے گئے ٹارگٹس سے کم ہیں تو ابتداء میں ہی ان پر نظر ثانی کرتے ہوئے مرکزی کی توقع کے مطابق کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور ہمیشہ بڑھ چڑھ کر اپنے پیارے امام کے حضور قربانی کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ولادت

❁ مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم نوراحمد قمر صاحب اور بہو مکرمہ عرشیہ نور صاحبہ جرمنی کو مورخہ یکم مارچ 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام عروسہ قمر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت HUSUM جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ شاہدہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد اعوان صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ کو مورخہ 27 فروری 2010ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ احسان بچی کو وقف نو میں قبول فرمایا ہے اور تنزیلہ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالسلام اعوان صاحب مرحوم آف دارالصدر غربی قمر کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو۔ خلافت احمدیہ کی وفادار اور دین و دنیا کی حسنات کی وارث بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم طاہر احمد صاحب شیراز الیکٹرک اینڈ سروس گولبازار ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چند دن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل رہیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ذکیہ نصیر صاحبہ کا چند ماہ قبل پیٹ کی رسولی کا آپریشن ہوا تھا۔ خون کی کمی کی وجہ سے شدید کمزوری ہے اور خون کی بوتلیں لگ رہی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال زبیدہ بانی ونگ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم تیمور احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ کرامت النساء صاحبہ زوجہ مکرم عبدالمجید انور صاحب مرحوم کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم ہومیو ڈاکٹر مسعود احمد صاحب پرانی انارکلی لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مستحق طلبہ کی امداد

❁ جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس

3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات

5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

مکرم بشیر احمد حیات صاحب لندن

مکرم بشیر احمد حیات صاحب آف لندن مورخہ 8 مارچ 2003ء کو 82 سال کی عمر میں لندن میں وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان لندن کے قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی۔

1920ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1944ء میں مشرقی افریقہ چلے گئے 1968ء میں مستقل طور پر برطانیہ آ گئے۔ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس سوال وجواب میں مستقل سائل ہونے کی وجہ سے عالمگیر شہرت حاصل تھی۔ حضور شفقت اور محبت کے ساتھ مجالس عرفان میں آپ کو بلاتے اور سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے جو جماعت کے لئے ازدیاد علم کا موجب بنے۔ بنیادی دینی معلومات پر ایک کتاب تحریر کی اور رفقاء و نمایاں خدمت کرنے والے احباب کے بارہ میں بھی کتاب مرتب کر چکے تھے۔ امیر یوکے مکرم رفیق احمد حیات صاحب آپ کے بیٹے ہیں۔ پس ماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی۔

مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب

بیت الحمید امریکہ کے بارہ میں ایک تاریخی بات

روزنامہ الفضل میں 18 فروری 2010ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون یا رپورٹ بابت ''بیت الحمید لاس اینجلس امریکہ کی تعمیر نو کی کہانی'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک ضروری بات لکھنے سے سہوا رہ گئی ہے۔ جو تاریخی لحاظ سے ریکارڈ میں آنی چاہئے۔

وہ بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے فوراً بعد ہی امریکہ جماعت کو بڑے بڑے شہروں میں 5 مراکز بنانے یا خریدنے کی تحریک فرمائی۔ جن شہروں میں یہ مراکز بننے تھے ان میں واشنگٹن۔ نیویارک۔ شکاگو۔ ڈیٹرائٹ اور لاس اینجلس تھے۔

بیت الحمید لاس اینجلس میں بنی۔ 1987ء میں جب اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا گیا تب مکرم محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ کے امیر و مشنری انچارج تھے۔ آپ نے اس وقت ان سب 5 مراکز کی خریداری کے لئے ساری جماعتوں کا دورہ بھی کیا اور انفرادی طور پر بھی احباب جماعت سے مل کر فنڈز اکٹھے کئے اور نگرانی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب مورخہ 5 مارچ 2010ء کو مختصر علالت میں بقضائے الٰہی بعمر 80 سال وفات پا گئیں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ چالیس سال سے چلنے پھرنے سے معذوری کے باوجود یہ سارا عرصہ نہایت صبر وشکر سے گزارا۔ انتہائی دعا گو اور باہمت خاتون تھیں اور خلافت احمدیہ سے از حد عقیدت و احترام کا تعلق تھا۔ اسی روز بعد از نماز عصر بیت مبارک میں محترم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز ربوہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ کے ایک بیٹے محترم راجہ محمد یوسف خان صاحب سابق نیشنل سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ جرمنی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس سے نوازے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ سارے خاندان پر اپنا سایہ رحمت رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سید عمران احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب بقضائے الٰہی مورخہ 2 مارچ 2010ء کو بعمر 20 سال اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 3 مارچ کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ مرحوم مورخہ 24 فروری کی رات اسلام آباد میں کار ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے۔ ان کی ماموں زاد بہن عزیزہ حمیرا مقصود بنت مکرم مقصود احمد صاحب نے موقعہ پر ہی دم توڑ دیا جبکہ مکرم عمران احمد صاحب الشفاء انٹرنیشنل ہسپتال میں چھ روز داخل رہے اور بالآخر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ وفات کے معاً بعد ان کے دونوں گردے خدمت انسانیت کیلئے وقف کر دیئے گئے۔ مرحوم نہایت ہر دلعزیز اور صالح نوجوان تھے۔ حال ہی میں چاند باغ سکول شیخوپورہ سے A لیول کیا تھا۔ وسیع حلقہ احباب تھا۔ آپ اللہ کے فضل سے واقف نو اور مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب کے پوتے تھے۔ دعوت الی اللہ میں خاصی دلچسپی رکھتے تھے۔ شعبہ دعوت الی اللہ میں بھی بطور معاونت کام کرتے رہے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اسلام آباد جانے سے قبل بھی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں وقف عارضی کر رہے تھے اور ایک ہفتہ کی رخصت لے کر گئے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے والدین کے علاوہ دو چھوٹے بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ ان کے دادا اور دادی بھی بفضل اللہ تعالیٰ حیات ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے اور مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خبریں

درد شقیقہ سے ہارٹ اٹیک کا خطرہ دوگنا

ماہرین نے کہا ہے کہ درد شقیقہ سے ہارٹ اٹیک کے خطرے میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ماہرین نے درد شقیقہ میں مبتلا لوگوں کو اس مہلک مرض سے بچنے کیلئے خصوصی ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس درد سے جلد از جلد نجات حاصل کی جائے اور درد شقیقہ کے دوران دل کے امراض کو خود سے دور رکھنے کیلئے زیادہ سے زیادہ اقدامات کریں۔ 25 سے 55 سال کی درمیانی عمروں والے چھ ہزار سے زائد افراد پر مکمل کی جانے والی اس تحقیق کے مطابق سر درد سے پیدا ہونے والی دیگر جسمانی علامات جن میں قے، گھبراہٹ، سانس کی تنگی، نبض رکنا اور سر درد یعنی درد شقیقہ کی علامات کو دیکھتے ہوئے بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ یہ عارضہ قلب کی علامات ہوتی ہیں جس سے صورتحال مزید بگڑ جاتی ہے۔

سورج پر تحقیق کیلئے تجربہ گاہ خلا کیلئے روانہ

امریکی خلائی ادارے ناسا نے سورج کے گرد سربستہ رازوں کا پتہ چلانے کیلئے شمسی تجربہ گاہ خلا کیلئے روانہ کر دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق شمسی تجربہ گاہ کو فلوریڈا کے خلائی سٹیشن سے روانہ کیا گیا۔ یہ دوربین نما تجربہ گاہ سورج اور اس کے پیچیدہ دائرہ عمل کے بارے میں معلومات حاصل کرے گی۔ بتایا گیا ہے کہ یہ تجربہ گاہ پانچ سال تک خلا میں رہے گی امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے کے ترجمان نے کہا کہ جدید سیٹلائٹ کی مدد سے اس مدت کے دوران 1.5 ٹیرا بائٹ ڈیٹا اکٹھا جائے گا اور اس ڈیٹا کی مدد سے سورج پر ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے ہماری زمین پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔ سائنسدانوں نے کہا ہے کہ خلا میں بھیجی جانے والی اس نئی اور جدید تجربہ گاہ سے وہ یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ سورج پر رونما ہونے والی تبدیلیاں نظام شمسی میں درجہ حرارت اور توانائی کی سطحوں پر کیسے اثر انداز ہوتی ہیں۔ سائنسدان سورج کے گرد بننے والے دائرے کے پیدا ہونے اور پھر ٹوٹ پھوٹ کے عمل کی تفصیلات جاننے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ سورج کے گرد پیدا ہونے والی یہ تبدیلیاں کرہ ارض پر کیسے اثر انداز ہو رہی ہیں اور پھر ان میں سے ہونے والی منفی تبدیلیوں سے کس طرح سے زمین کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ آجکل 15 فروری 2010ء)

مشینیں برائے فروخت

بٹن۔ کاج اور لاک، پیکو کی مشینیں برائے فروخت ہیں۔

برائے رابطہ: 0333-9797372

بلوچ پراپرٹی سنٹر اینڈ موٹر پوائنٹ

ہر قسم کی جائیداد نیز گاڑیوں کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

17 بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ

فون آفس 047-6213439 موبائل 0300-7710709

پروپرائٹر: آصف بلوچ 0345-6311000

Email:asifbaloch453@hotmail.com

EXPRESS COURIER LINK

کی جانب سے اہل اسلام آباد، راولپنڈی، کیلئے **خوشخبری**

یو۔کے، جرمنی، امریکہ، کینیڈا اور دیگر ممالک میں گفٹ اور چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر شاندار پیکیج

سامان گھر سے پک (Pick) کرنے کی سہولت موجود ہے۔

عدنان مارکیٹ شاپ نمبر 5 بیسمنٹ اوف بیک مین پلازہ G-11/2 اسلام آباد 051-5827539,0333-5376761

اتوار کو بھی سامان Pick کیا جاتا ہے۔ اندرون ملک کی سہولت موجود ہے۔

نیو گولڈ کراس کارگو اینڈ کوریئر

کی طرف سے خوشخبری جلسہ جرمنی اور یوکے کیلئے خصوصی پیکیج 21 کلو پارسل جرمنی 260 یو۔کے 230 روپے فی کلو نہ کوئی پیکنگ چارجز اور نہ ہی کوئی ٹیکس مکمل گارنٹی + **بہترین سروس اور کم ریٹ**

لاہور، کراچی اسلام آباد اور فیصل آباد سے بھی اسی ریٹ پر پارسل بک کروائیں۔

نوٹ: گزشتہ دس سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش اس کے علاوہ ربوہ میں ہماری کوئی اور برانچ نہیں۔

24 گھنٹے رابطہ کیلئے اسد رضوان

فون آفس: 0300-7250557,6215901

0345-7679810 ریلوے روڈ ربوہ

سمیع سٹیل ٹریڈرز

مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز

اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز

ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع

A-81 سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور

Mob:0300-8469946-0302-8469946

TeL:042-7668500-7635082

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات

انٹرنیشنل موٹرز

86-59 سپر آٹو مارکیٹ چوک چوبرجی لاہور

فون: 042-7354398

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔مارچ

طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:13

ڈاکٹر صاحب یورپ کے کامیاب دورہ کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور

کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ

0300-7713148

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

مجید کلینک گورونا نک پورہ صبح 9 بجے سے 2 بجے تک

ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد

احمد ڈینٹل سرجری شام 6 بجے سے 10 بجے تک

احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

0300-9666540-041-8549093

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر: 047-6211971 فون 6214214 دکان 6216216

داخلہ الصادق اکیڈمی ربوہ

الصادق اکیڈمی میں پریپ تا نہم کلاسز میں محدود سیٹوں پر داخلہ کیلئے ٹیسٹ مورخہ 14,13 مارچ بروز ہفتہ اتوار صبح 9:00 بجے ہو گا۔ ٹیسٹ اردو، انگلش، سائنس اور حساب کے مضامین کا ہوگا۔

- پریپ کلاس کے لئے داخلہ ٹیسٹ نرسری سیکشن دارالرحمت شرقی الف میں ہوگا۔
- کلاس ون تا پنجم طلباء وطالبات اور ششم تا نہم طالبات ٹیسٹ کیلئے الصادق اکیڈمی گرلز ہائی سکول شکور پارک جائیں گی۔
- کلاس ششم تا نہم طلباء ٹیسٹ کیلئے الصادق اکیڈمی بوائز ہائی سکول نزد مریم کلینک جائیں گے۔

مزید معلومات کیلئے مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف رابطہ کریں۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ

6211637-6214434

FD-10